السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کہا جاتا ہے کہ جب کوئی آدمی جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن فوت ہوجائے تو اللہ عزوجل اس سے قیامت تک کا عذاب ہٹا لیتا ہے۔ یہ مسئلہ کیا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کی رات یا دن موت کی فضیلت کے بارے میں واردروایات ضعیف ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کے ''کتاب الجنائز'' کے اختتام پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث:

(ما من مسلم یموت یوم الجمعة او لیلة الجمعة الا وقاہ اللہ فتنة القبر »حسنہ البانی بشواہدہ المشکاة (1367»

''یعنی ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ فرما لیتا ہے۔

نقل کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

''فی اسنادہ ضعف واخرجہ ابو یعلی من حدیث انس نحوہ واسنادہ اضعف

''یعنی ''اس کی سند میں ضعف ہے۔ اور اس کی مانند حدیث ابو یعلیٰ نے بھی حضرت انس سے بیان کی ہے لیکن اس کی سند اس سے بھی زیادہ کمزور ہے۔

مذکورہ حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل و ربیعة بن سیف انما یروي عن ابی عبد الرحمن الحبلی عن عبداللہ بن عمرو ولا تعرف لربیعة من سیف سماعا من عبداللہ بن عمرو

یعنی یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ربیعہ بن سیف کی روایت تو عبداللہ بن عمرو سے ابو عبدالرحمٰن حبلی کے واسطہ سے ہے۔ ربیعہ بن سیف کا سماع عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم نہیں '' ہوسکا۔ ۔

باب ماجاء فیمن یموت یوم الجمعة

شارح ترمذی علامہ مبارک پوری فرماتے ہیں:

فالحدیث ضعیف لانقطاعہ لکن لہ شواہد

''پس انقطاع کی بنا پر حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے کچھ شواہد ہیں۔''

پھر علامہ سیوطی سے بحوالہ ''مرقاۃ'' کچھ آثار وشواہد نقل کئے ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی: 188/4) بہر صورت ان آثار کی صحت یا قابل صحت ہونا مشکوک ہی نظر آتا ہے جب کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی رطب ویابس جمع کرنے میں معروف ہے مجھے اس وقت سخت تعجب ہوا جب میں نے استاد محترم مفتی محمد عبدہ صاحب مدظلہ العالی کی کتاب ''احکام الجنائز'' کا مراجعہ کیا تو اس کے حواشی میں بحوالہ تحفہ فرماتے ہیں:

''مسند احمد وترمذي ولہ شواہد فالحدیث بمجموع طرقہ حسن او صحیح

''یعنی ''عبداللہ بن عمرو کی روایت مسند احمد اور ترمذی میں ہے اور اس کے کچھ شواہد بھی ہیں۔ پس حدیث مجموع طرق کے اعتبار سے حسن یا صحیح ہے۔

دراں حالیکہ مذکور عبارت محل مقصود میں قطعاً نہیں ہے۔ البتہ ایک دوسرے مقام پر علامہ موصوف فرماتے ہیں:

(یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے۔ لیکن اس کی تائید متعدد حدیثوں سے ہوتی ہے۔''(فتاویٰ ثنائیہ: 2/25

گویا کہ موصوف کا رجحان اثبات مسئلہ رفع عذاب کی طرح ہے لیکن اس بارے میں درجہ حجت واستدلال کا حصول ایک مشکل امر ہے۔ اور یہ بات مسلمہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال سوموار کے روز ہوا تھا۔

اورحضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں اسی تمنا کا اظہار کیا تھا۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں تبویب یوں قائم کی ہے :''باب موت یوم الاثنین '' صحیح البخاري کتاب الجنائز رقم الباب ((٩٤

شارحین حدیث نے لکھا ہے : اس سے مصنف کا مقصود جمعہ کی فضیلت کے بارے میں وارحدیث کی تضعیف ہے۔

واقعاتی طور پر وفات کا جو دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منتخب اور پسند فرمایا وہی افضل اور بہتر ہونا چاہیے۔ اسی بناء پر خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دن موت کی چاہت کی تھی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص244

محدث فتویٰ